سوال

(351)خطبہ جمعہ سننے کا وجوب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیاخطبہ جمعہ کا سننا واجب ہے، اور یہ دو رکعات کے برابر ہے۔ دو رکعات نمازباجماعت اور دو رکعات خطبہ جمعہ کل چار رکعات۔ کیا دوران خطبہ جمعہ دو نفل، سنت پڑھنا گناہ ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں خطبہ سننا واجب ہے، دوران خطبہ آنے والے شخص کو خاموش رہنا چاہیے، اور کسی دوسرے کے ساتھ کلام کرنا جائز نہیں، حتی کہ کسی شخص کو خاموش کرانے کےلیے بھی کلام نہیں کی جاسکتی، جو شخص بھی ایسا کرتا ہے، اس نے لغواور فضول کام کیا، اور جس شخص نے فضول اور لغو کام کیا اس کا جمعہ ہی نہیں ہوا۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جمعہ کے روز خطیب کے خطبہ کے دوران اگر آپ نے اپنے ساتھی خاموش ہونے کا کہا تو آپ نے لغواور فضول کام کیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (892) صحیح مسلم حدیث نمبر (851)۔

اوراسی طرح شرعی سوال کا جواب دینا بھی ممنوع ہے، چہ جائیکہ کسی دنیاوی امور میں کلام کی جائے۔

ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لےگئے اور لوگوں کو خطاب کرنےلگے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آیت تلاوت کی اور میرے پہلو میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ بیٹھے ہوئے تھے، میں نے انہیں کہا:

اے ابی ذرا یہ تو بتاؤ کہ یہ آیت کب نازل ہوئی تھی؟

توابی رضی اللہ تعالی نے میرے ساتھ بات کرنے سے انکار کردیا، میں نے پھر ان سے دریافت کیا توانہوں نے مجھ سے بات نہ کی، حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے

اتر آئے تو ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ مجھ سے کہنے لگے :

آپ کو اس جمعہ سے کچھ حاصل نہیں ہوا سوائے اس کے جو آپ نے لغو کام کیا ہے ، اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ سے فارغ ہوچکے تو میں نے آکر انہیں یہ سب کچھ بتایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

" ابی بن کعب نے سچ کہا ہے ، جب تم اپنے امام کو خطبہ دیتے ہوئے سنو تو اس کے خطبہ سے فارغ ہونے تک خاموشی اختیار کرو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1111) مسند احمد حدیث نمبر (20780) بوصیری اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے تمام المنۃ صفحہ نمبر (338) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

یہ حدیث جمعہ کے روز امام کے خطبہ کے دوران خاموش رہنے ، اور کلام کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہے ۔

ابن عبدالبر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ہر علاقے کے فقہاء میں خطبہ سننے والے کےلیے دوران خطبہ خاموش رہنے کے وجوب میں کوئی اختلاف نہیں ۔

دیکھیں : الاستذکار (43/5) ۔

لیکن دوران خطبہ ضرورت یا مصلحت کی خاطر نمازیوں کا امام کے ساتھ اور امام کا نمازیوں کے ساتھ کلام کرنا اس حکم سے مستثنی ہے ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں لوگ قحط سالی کا شکار ہوگئے ، ایک روز جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا : اے اللہ تعالی کے رسول مال و جانور ہلاک ہو رہے ہیں ، او بچے بھوکے ہیں ، اللہ تعالی سے ہمارے لیے دعاء فرمائیں ، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بلند کیے اس دن بارش ہوئی اور اس کے دوسرے اور تیسرے دن اور چوتھے دن حتی کہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی ، اور وہی یا کوئی اور اعرابی کھڑا ہو کر کہنے لگا : اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم گھر منہدم ہو رہے ہیں ، اور مال غرق ہونے لگا ہے ، اللہ تعالی سے ہمارے لیے دعا فرمائیں ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بلند فرمائے

صحیح بخاری حدیث نمبر (891) صحیح مسلم حدیث نمبر (897) ۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور بیٹھ گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اے فلاں کیا تم نے نماز (تحیۃ المسجد) ادا کی ہے ؟ تو اس نے نفی میں جواب دیا ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اٹھ کر دو رکعت ادا کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (888) صحیح مسلم حدیث نمبر (875) ۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ :

خطبہ جمعہ میں حاضر ہونے والے شخص پر امام کا خطبہ سننا اور خاموش رہنا واجب ہے ، اس کےلیے دوران خطبہ کلام کرنا جائز نہیں ، لیکن جو شرعی دلیل میں خطیب کے ساتھ کلام کرنا استثناء ہے یا امام کی کلام کا جواب دینا ، یا جس کی ضرورت پیش آجائے ، مثلا کسی اندھے کو گرنے سے بچانا وغیرہ ۔

سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا بھی اسی ممانعت میں شامل ہے، کیونکہ امام کے ساتھ بھی اس کلام کی اجازت ہے جس میں کوئی مصلحت یا ضرورت ہو، اور سلام کرنا اور اس کا جواب دینا اس میں شامل نہیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"امام کے لیے بغیر کسی مصلحت کے مقتدی سے کلام کرنا جائز نہیں لہذا مصلحت کا نماز وغیرہ جس کے متعلق کلام کرنا بہتر ہو کا ہونا ضروری ہے، لیکن اگر امام بغیر کسی مصلحت کے کلام کرتا ہے تو یہ جائز نہیں۔ اور اگر کسی ضرورت اور حاجت کی بنا پر ہو یہ بالاولی جائز ہے، ضرورت میں یہ ہے کہ دوران خطبہ سامع پر کسی جملہ کا معنی مخفی رہ جائے تو وہ سوال کر سکتا ہے، اور یہ بھی ضرورت میں شامل ہے کہ: امام اور خطیب کسی آیت میں غلطی کر رہا ہے جس سے معنی بدل جائے، مثلا آیت کا کچھ حصہ ہی رہ جائے وغیر تو مقتدی اس کی تصحیح کر سکتا ہے۔ اور مصلحت حاجت اور ضرورت کے علاوہ ہے، مثلا لاوڈ سپیکر کی آواز خراب ہو جائے تو امام بول کر سپیکر صحیح کرنے والے کو مخاطب کر سکتا ہے، کہ لاوڈ سپیکر کو دیکھیں کیا خرابی پیدا ہوئی ہے"۔

دیکھیں: الشرح الممتع (140/5)۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ]

جلد2